المملكة العربية السعودية
وزارة التعليم
جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية
عمادة البحث العلمي
رسائل إرشادية(١)

رؤية VISION 2030 المملكة العربية السعودية KINGDOM OF SAUDI ARABIA

بيان مايفعله الحاج والمعتمر

تأليف
د. صالح بن فوزان بن عبدالله الفوزان
عضو هيئة كبار العلماء

١٤٣٩هـ / ٢٠١٨م

عمادة البحث العلمي
Deanship of Academic Research

يوزع مجاناً ولا يباع

سعودی عرب کا دوره
تعلیم کی وزارت
امام محمد بن سعود اسلامی
یونیورسٹی
سائنسی ریسرچ ڈینشپ۔

رسائل إرشادية
(١)

أعمال حج وعمره

تأليف
ڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان
ترجمه إلى اللغة الأردية
ڈاکٹر سمیر عبد الحمید ابراہیم

١٤٣٩هـ / ٢٠١٨م

طبع بمطابع الجامعة

تقديم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، محمد بن عبد الله، وعلى آله، وصحبه أجمعين، أما بعد:-

فيقول الله تبارك وتعالى: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴾ ويقول رسول الله ﷺ: "خذوا عني مناسككم".

وجامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية من منطلق تحقيق رسالتها، والقيام بأهدافها تهتم بالبحوث الشرعية والعلمية وغيرها خدمةً للمجتمع في نطاق اختصاصها، وتشارك مؤسسات الدولة - وفقها الله- في خدمة الحجاج، وإرشادهم للقيام بنسكهم على الوجه المشروع.

ومن هذا المنطلق تقوم الجامعة في كل عام بطباعة هذا الكتاب ((**بيان ما يفعله الحاج والمعتمر**)) **لمعالي الشيخ**

الأستاذ الدكتور / صالح بن فوزان الفوزان عضو هيئة كبار العلماء، وعضو اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء وذلك بلغات متعددة.

وتنسق مع وزارة الثقافة والإعلام لتوزيعه على الحجاج في الوقت المناسب.

والجامعة إذ تقدم هذا العمل تشكر فضيلة مؤلفه جزيل الشكر على موافقته على إعادة طبعه في كل عام، واحتساب الأجر في ذلك عند الله - عز وجل -.

كما تشكر الجامعة كل من يسهم معها في توزيع هذا الكتاب على من يستفيد منه بما في ذلك وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد، والجهات العاملة في موسم الحج في المشاعر المقدسة، وسفارات خادم الحرمين الشريفين في الدول الإسلامية وفق الأنظمة والتعليمات المعمول بها.

دور کرنے میں خرچ نہ کریں۔ کیونکہ جس شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس کو اللہ اور اس کے رسول نے مشروع نہیں کیا تو وہ قابل قبول نہیں اور وہ گناہگار ہو گا۔ بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے جن جن اوامر کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے، انہیں قائم رکھیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ رد کیا جائے گا۔

مساجد سبعہ، مسجد قبلتین اور مسجد غمامہ کی زیارت رسول کے عمل یا قول سے ثابت نہیں ہے۔ لہذا یہ عمل بدعت ہے۔

نسأل الله أن يرينا الحق حقا ويرزقنا اتباعه ويرينا الباطل باطلا ويرزقنا اجتنابه . الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين ..

مطابع جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية

ناجائز ہے۔ حتی کہ اگر دعا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے، تو بھی یہ بدعت ہے اور انسان کو شرک کی طرف لے جانے کا وسیلہ اور راستہ ہے۔ اہل سلف جب سلام کرتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس دعا نہیں کرتے تھے بلکہ وہ سلام کر کے واپس چلے جاتے تھے۔ اور جو اللہ سے دعا کرنا چاہتے وہ مسجد میں قبلہ کی طرف ہو کر دعا کرتے نہ کہ قبر کے سامنے۔ کیونکہ دعا کا قبلہ کعبہ شریف ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اس امر سے متنبہ ہونا (خیال کرنا) چاہئے۔

٦ - مسجد نبوی کے بعض زیارت کنندہ ایک غلط کام یہ کرتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ کی بعض جگہوں اور بعض مساجد کی زیارت کرتے ہیں، جن کی زیارت شرعی زیارت نہیں بلکہ ناجائز اور بدعت ہے۔ مثال کے طور پر مسجد غمامہ، مسجد قبلتین اور مساجد سبعہ وغیرہ کی زیارت، جس کو عوام اور جاہل جائز اور شرعی زیارت سمجھتے ہیں، یہ بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ مدینہ میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد نبوی اور مسجد قبا کے علاوہ کوئی اور جگہ کی شرعی زیارت جائز اور سنت نہیں ہے۔ اور مدینہ کی باقی مساجد دوسری جگہوں کی مساجد کی طرح ہیں ان کی کوئی خصوصیت اور فضیلت نہیں اور نہ ہی ان کی زیارت مشروع ہے۔ تو مسلمانوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے وقت اور اپنے مال کو اللہ اور اس کی رحمت سے

ہے۔ قبروں کی شرعی زیارت جو کی جاتی ہے اس زیارت کا مقصد آخرت کی یاد ہے اور مردوں پر سلام اور ان کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کرنا ہے مگر مردوں کو پکارنا یا ان سے کوئی حاجت روائی کی دعا کرنا بعینہٖ شرک اور شریعت کے عین مخالف ہے۔

۴۔ مسجد نبوی کی زیارت کرنے والوں میں سے کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو مسجد نبوی میں نماز کی ایک خاص تعداد، مثال کے طور پر اربعین صلاۃ یعنی چالیس نمازیں پڑھنا چاہئے۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ مسجد نبوی کے زیارت کنندہ کے لئے نماز کی مقررہ تعداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے بالکل ثابت نہیں اور جب اربعین صلاۃ حدیث سے ثابت نہیں تو وہ حجت بھی نہیں۔ لہٰذا مسجد نبوی کے زیارت کنندہ کے لئے میسر ہو تو پانچ اوقات نماز مسجد نبوی میں ادا کرے، تعداد کے بارے میں سوچنا نہیں چاہئے۔

۵۔ بعض لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر کی زیارت کرتے ہوئے اونچی آواز سے دعا کرتے ہیں۔ تو وہ ایک بہت بڑی غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ رسول پاک کی قبر کے سامنے دعا کرنے میں خصوصیت ہے اور یہ مشروع ہے۔ حالانکہ یہ طریقہ شرعی حیثیت سے ناجائز ہے اور یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ قبور کے سامنے اس طریقے سے دعا کرنا

علیہ و سلم یا رسول پاک کی قبر کی زیارت کے مترادف ہے تو وہ بالکل غلط ہے۔ جس کا نتیجہ عقیدہ میں غلطی ہے۔ کیونکہ زیارت کا اصل مقصد مسجد نبوی میں نماز پڑھنا ہے ' اس کے ذیل میں یعنی مسجد نبوی کی زیارت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر اور ان کے صحابہ کرام اور شہداء اسلام کی قبور کی زیارت بھی شامل ہے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور شہدائے اسلام کی قبور کی زیارت اصل مقصد نہیں' اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ کے لئے عبادت کی غرض سے سفر نہیں کیا۔ مسلمانوں کو انبیاء اور اولیاء کی قبور کی زیارت کی غرض سے سفر نہیں کرنا چاہئے۔ اور تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے سفر نہیں کرنا چاہئے۔ وہ تمام احادیث قابل حجت نہیں جن میں حج کرنے والوں کو رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر کی زیارت ضروری بتائی گئی ہے کیونکہ وہ احادیث موضوع ہیں یا ضعیف اور بہت ہی ضعیف' جیسے ائمہ حفاظ نے بتایا' مگر جو حاجی مسجد نبوی کی زیارت کرتا ہے' اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور شہدائے اسلام کی قبور کی زیارت کرنا مستحب اور افضل

کی غرض سے سفر نہ کیا جائے)۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ان کی مسجد میں ایک نماز ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے ۔ یہ دلیل ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی غرض سے سفر کرنا مشروع ہے۔ مگر بعض حجاج کرام اس امر کے متعلق بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد نبوی کی زیارت حج سے وابستہ ہے یا حج کا ایک ذیلی رکن ہے یا حج کے مناسک میں سے ایک ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے پورے سال میں کوئی مقررہ وقت نہیں اور مسجد نبوی کی زیارت کا حج سے کوئی تعلق نہیں، جس شخص نے حج کیا اور مسجد نبوی کی زیارت نہ کی تو اس کا حج مکمل اور صحیح ہے۔

۲ ۔ بعض حاجی سمجھتے ہیں کہ مسجد نبوی کی زیارت واجب ہے یہ اعتقاد بھی غلط ہے کیونکہ مسجد نبوی کی زیارت سنت ہے اگر کسی نے اپنی پوری زندگی مسجد نبوی کی زیارت نہ کی تو کوئی حرج نہیں اور جس شخص نے مسجد نبوی کی زیارت خلوص نیت سے کی تو اسے بہت بڑا ثواب ملا اور جس شخص نے اس کی زیارت نہ کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

۳ ۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد نبوی کی زیارت رسول اللہ صلی اللہ

اور اس کے بعد کا ایک اور دن ہے، یعنی گیارہویں تاریخ۔ اور وہ گیارہویں تاریخ کو روانہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم جلدی کرتے ہیں۔ یہ ایک فحش غلطی ہے جس کا سبب جہالت اور صرف جہالت ہے۔ کیونکہ یومین سے مراد عید کے بعد کے دو دن ہیں، یعنی گیارہویں، بارہویں ذی الحجہ۔ اور بارھویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد رمی کر کے جو شخص منی سے واپس آتا ہے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں، جو شخص منی میں تیرھویں ذی الحجہ تک رہ جائے تو زوال آفتاب کے بعد جمروں کو رمی کرے۔ پھر آجائے تو اجر کے لحاظ سے افضل اور زیادہ اجر کا باعث ہے۔

ہفتم : مسجد نبوی کی زیارت سے متعلق کی جانے والی غلطیاں

بے شک مسجد نبوی کی زیارت سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ المَسْجِدِ الحَرَامِ وَمَسْجِدِي هٰذَا وَالمَسْجِدِ الأَقْصَى»

تین مساجد یعنی مسجد حرام، مسجد اقصی اور میری اس مسجد کے علاوہ کسی جگہ کے لئے کجاوے نہ کسے جائیں۔ (یعنی زیارت

واجبات میں سے بعض واجبات کو چھوڑ دیا'یعنی رمی جمار کا آخری مرحلہ اور ایام تشریق کی رات منی میں گزارنا۔ اس کے علاوہ طواف وداع کا غیر مقررہ وقت میں کیا جانا' کیونکہ طواف وداع کا مقررہ وقت حج کے ایام و اعمال کے اختتام پر ہوتا ہے۔ اس حاجی کے لئے بہتر تھا کہ وہ شروع سے حج ہی نہ کرتا اور اپنی طاقت اپنا مال خرچ نہ کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ﴿ وَأَتِمُّوا۟ ٱلْحَجَّ وَٱلْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ﴾ البقرة : ١٩٦

اور حج اور عمرہ اللہ کے واسطے پورا کرو۔

اتمام حج اور عمرہ کا مطلب یہ ہے کہ حج اور عمرہ کے مناسک کو شریعت کے مطابق اچھی طرح اور صحیح طریقے سے مکمل کیا جائے اور حاجی کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی کا حصول ہونا چاہئے۔

۵۔ بعض لوگ مندرجہ ذیل آیت میں تعجل کا مفہوم غلط سمجھتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ﴾ البقرة : ٢٠٣

دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

ان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یومین یعنی دو دن سے مراد عید کا دن

ہے کہ وہ ترتیب وار پہلے جمرہ صغرہ کی رمی کریں پھر جمرہ وسطی کی اور پھر جمرہ کبری (عقبہ) کی، جو سب سے اخیر میں ہے۔

۳۔ بعض لوگ رمی کی جگہ (حوض) میں رمی جمار نہیں کرتے۔ یعنی وہ دور سے رمی جمار کرتے ہیں، جس کے نتیجہ میں جمار حوض میں نہیں پہنچتا۔ یا ستون پر رمی کرتے ہیں تو جمار دور چلی جاتی ہیں اور حوض میں نہیں پہنچتی۔ یہ رمی صحیح نہیں کیونکہ جمار حوض میں نہیں آتی۔ اس غلطی کا سبب جہالت یا عجلت یا لاپرواہی ہے۔

۴۔ بعض لوگ آخری روز کی رمی کو ایام تشریق کے پہلے روز کی رمی پر مقدم کرتے ہیں۔ اور حج مکمل کرنے سے قبل سفر کرتے ہیں۔ بعض لوگ خود پہلے دن کی رمی کر کے باقی دن کی رمی کو کسی دوسرے کے حوالے کر دیتے ہیں تاکہ وہ ان کی طرف سے رمی کر دے اور وہ خود اپنے وطن کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ یہ نہ صرف حج کے مناسک کو کھلونا سمجھنا ہے بلکہ یہ شیطان کی طرف سے غرور ہے کیونکہ اس حاجی نے حج کے مناسک ادا کرنے کے لئے بہت سی تکالیف اٹھائیں اور بہت سے اخراجات برداشت کئے لیکن جب حج کے مناسک کے آخری مرحلہ میں پہنچا اور حج کے مناسک کو مکمل کرنے کے لئے تھوڑا سا کام باقی رہ گیا تو شیطان اس کے دماغ میں بیٹھ گیا اور اس مسکین حاجی حج نے

ششم : رمی جمار یعنی کنکری مارنے سے متعلق کی جانے والی غلطیاں

رمی جمار حج کے واجبات میں سے ایک واجب ہے۔ حاجی عید کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کرے۔ اگر وہ عید کی آدھی رات کے بعد اس کی رمی کرلے تو یہ جائز ہے، ایام تشریق میں زوال آفتاب کے بعد جمرات ثلاثہ کی رمی کرے۔

مگر بعض حاجی اس نسک میں چند غلطیاں کر جاتے ہیں جن کا بیان درج ذیل ہے۔

۱۔ بعض حاجی وقت کے مطابق جمرہ کی رمی نہیں کرتے مثال کے طور پر جمرہ عقبہ کی عید کی رات میں آدھی رات سے قبل رمی کی جائے یا جمرات ثلاثہ کی ایام تشریق میں زوال آفتاب سے قبل رمی کی جائے۔ تو یہ رمی درست نہیں کیونکہ وہ غیر مقررہ وقت میں کی گئی ہے اور اس کے کرنے والے حاجی ایسے ہیں جیسا کہ ایک شخص نماز کو وقت سے پہلے ادا کرلیتا ہے۔

۲۔ بعض لوگ جمرات ثلاثہ کی بالترتیب رمی نہیں کرتے، یا تو پہلے جمرہ وسطی کی کرتے ہیں یا جمرہ کبری سے شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ واجب

پنجم : مزدلفہ سے متعلق کی جانے والی غلطیاں

جب حاجی مزدلفہ پہنچ جائیں تو وہاں مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت نماز ایک اذان اور دو اقامت سے جمع کر کے پڑھیں۔ پھر رات مزدلفہ میں گزاریں۔ اور فجر کی نماز پڑھیں اور طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے تک دعا کرتے رہیں۔ پھر طلوع فجر کے قریب منی کی طرف روانہ ہو جائیں۔ البتہ رات کے آخری حصے میں عورتوں' بچوں اور ان جیسے کمزور لوگوں کو (منی کی طرف) روانہ کر دیا جائے۔ مگر یہاں بھی کچھ لوگ بعض غلطیاں کر جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ مزدلفہ کی حدود کا اچھی طرح ملاحظہ نہیں کرتے۔ جس کا نتیجہ وہ مزدلفہ کی حدود سے باہر رات گزارتے ہیں۔ بعض لوگ مزدلفہ سے آدھی رات سے پہلے روانہ ہو جاتے ہیں اور وہاں رات نہیں گزارتے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ جو مزدلفہ میں بغیر کسی عذر رات نہیں گزارے گا تو گویا اس نے حج کے واجبات میں سے ایک واجب کو ترک کر دیا اس کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ توبہ اور استغفار بھی ضروری ہے۔

عرفات کی ہر جگہ موقف ہے خواہ حاجی جبل دیکھے یا نہ دیکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

«وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوقِفٌ وَارْفَعُوا عَنْ بَطْنِ عَرنَة»

عرفہ کی ہر جگہ موقف ہے۔ مگر بطن عرنہ کو چھوڑ دیں۔

بعض لوگ دعا کرتے ہوئے جبل رحمت کی طرف منہ (رخ) کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ شرعی حکم ہے۔ مگر ان کا یہ اعتقاد غلط ہے۔ شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں' دعا کرتے ہوئے شریعت میں کعبہ یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے۔ اور پہاڑ قبلہ رخ نہیں ہے۔

۳۔ بعض لوگ غروب آفتاب سے قبل عرفہ سے مزدلفہ کی طرف کوچ کر جاتے ہیں' یہ ناجائز ہے کیونکہ عرفہ سے روانہ ہونے کا مقررہ وقت غروب آفتاب ہے' جو غروب آفتاب سے پہلے عرفہ سے خارج ہوا اور دوبارہ عرفہ میں داخل نہ ہوا تو اس نے حج کے واجبات میں سے ایک واجب کو ترک کر دیا اور اس کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ سے توبہ بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے عرفہ میں غروب آفتاب تک قیام کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ :

«خُذُوا عَنِّى مَنَاسِكَكُمْ» تم احکام حج مجھ سے سیکھو۔

نہیں کترواتا تو اس کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے سر کے چند بال کتروائے ہیں۔

چہارم : وقوف عرفہ کے بارے میں کی جانے والی غلطیاں

۱۔ بعض لوگ نہ وقوف کی جگہ اچھی طرح ملاحظہ کرتے ہیں نہ راہ کے (ہدایت یافتہ) نشان دیکھتے ہیں' جن پر حدود عرفہ لکھے ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ عرفہ کی حدود سے باہر ٹھہرتے ہیں اور اگر وہ اپنی جگہ سارا دن ٹھہرے رہیں اور عرفہ کی حدود کے اندر داخل نہ ہوئے ہوں تو ان کا حج صحیح نہیں' لہٰذا حاجی کو اس بارے میں اچھی طرح سوچنا چاہئے اور عرفہ کی حدود کو اچھی طرح معلوم کرنا چاہئے تاکہ وقوف کے وقت وہ ان حدود کے اندر رہے۔

۲۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وقوف عرفہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جبل الرحمت کو دیکھیں یا اس کی طرف جا کر اس کے اوپر چڑھیں' وہ لوگ نہ صرف اپنے آپ کو بلا ضرورت مشقت اور تکلیف میں ڈالتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو اس کی خاطر خطرہ میں ڈالتے ہیں۔

یہ سب کچھ حاجی حضرات کے لئے فرض نہیں۔ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ بطن عرنہ کو چھوڑ کر عرفات کی کسی جگہ میں قیام کریں کیونکہ

دینا اور اس کا استلام کرنا مستحب ہے' اگر اس کا امکان ہو۔ اور اگر حجر اسود کو بوسہ دینا میسر نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کر دینا ہی کافی ہے۔ کیونکہ مزاحمت کا نتیجہ خواہ مخواہ سنت پر عمل کرنے کی خاطر ایک گناہ کا ارتکاب ہے۔

سوم : تقصیر (یعنی بال کتروانے) سے متعلق کی جانے والی غلطیاں

بعض لوگ اپنے سر کے چند بال کتروا کر یہ سمجھتے ہیں کہ نسک کے لئے یہ کافی ہے۔ حالانکہ نسک کے لئے چند بال کتروانا کافی نہیں کیونکہ قصر کا مطلب سر کے تمام بال کتروانا ہے۔ اس لئے کہ قصر حلق (یعنی سر منڈوانے) کا قائم مقام ہے' چنانچہ حلق پورے سر کے بال کے لیے ہوتا ہے لہٰذا تقصیر بھی پورے سر کے بال کے لئے ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ﴾ الفتح : ٢٧

اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترشواؤ گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا۔

جو شخص سر کے چند بال کترواتا ہے اور سر کے سب کے سب بال

اور بلند آواز سے دعا نہ پڑھے۔
۲۔ بعض لوگ رکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ رکن یمانی کا ہاتھ سے استلام کیا جاتا ہے۔ اس کو بوسہ دینے کی ضرورت نہیں۔ جس کو بوسہ دیا جاتا ہے وہ حجر اسود ہے۔ حجر اسود کا استلام کیا جاتا ہے اور بوسہ بھی دیا جاتا ہے۔ حجر اسود کو بوسہ دینا دشوار ہو تو اس کو ہاتھ سے چھونا چاہئے یا اس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ مگر رکن یمانی کو بوسہ دینے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا استلام کیا جاتا ہے اور نہ ہی اژدھام کے دوران اس کی طرف اشارہ کرنا چاہئے۔ اور کعبہ کے دوسرے کونے کا نہ استلام کیا جائے' نہ ہی اس کو بوسہ دیا جائے۔
۳۔ بعض لوگ حجر اسود کو چھونے اور بوسہ دیتے وقت دوسرے لوگوں سے مزاحمت کرتے ہیں۔ یہ ناجائز کام ہے کیونکہ مزاحمت میں مشقت ہے بلکہ انسان کی اپنی اور دوسروں کی زندگی کو اس سے خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مرد کا عورت سے مزاحمت کرنے میں فتنہ کا خطرہ بھی ہوتا ہے مگر اژدھام نہ ہو اور امکان ہو تو حجر اسود کو بوسہ دینا اور اس کا استلام کرنا نہ صرف جائز بلکہ مشروع بھی ہے۔ لیکن اگر حجر اسود کو بوسہ دینا دشوار ہو تو ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے۔
عبادات کا اصل منبع آسانی و سہولت ہے۔ خصوصا حجر اسود کو بوسہ

عائشہ اور حضرت اسماء کو حکم دیا تھا۔ اگر عورت میقات سے بغیر احرام گزر گئی تو اس کو میقات کی طرف واپس آ کر احرام باندھنا چاہئے، ورنہ اس پر ایک قربانی واجب ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کر دیا۔

دوم : طواف سے متعلق کی جانے والی غلطیاں

۱۔ اکثر حاجی صاحبان طواف[۱] میں کسی کتاب کی مدد سے مخصوص دعا پڑھتے ہیں یا وہ اجتماعی طور پر ایک معلم کے ساتھ بلند آواز سے دعائیں پڑھتے ہیں۔ ان کا یہ فعل دو وجوہات کی بنا پر غلط ہے۔

اول : حاجی وہ دعا پڑھتا ہے جس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے طواف میں کوئی مخصوص دعا نہیں پڑھی۔ یعنی طواف میں کسی مخصوص دعا کا پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت نہیں۔

دوم : اجتماعی طور پر دعا پڑھنا ایک بدعت ہے اور یہ کام طواف کرنے والوں کو پریشان کرتا ہے۔ شرعی طور پر ہر انسان اپنے دل میں دعا کرے

۱۔ بعض لوگ طواف کے ہر چکر میں ایسے کام کرتے ہیں اور ایسی دعائیں پڑھتے ہیں جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔

بالکل ناجائز ہے' اور اس قسم کے کپڑے ان کو نہ صرف احرام کے لئے بلکہ دوسرے اوقات میں بھی پہننا جائز نہیں۔

٦۔ بعض عورتیں جب وہ احرام باندھتی ہیں تو اپنے سر پر عمامہ کی طرح کا کپڑا ڈال لیتی ہیں تاکہ چہرے سے مس نہ کرے۔ یہ غلط ہے اور بغیر کسی وجہ کے تکلف ہے اور اس کی قرآن و سنت سے کوئی دلیل ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سوار لوگ ہمارے پاس سے گزرتے' اس وقت ہم حضور کے ساتھ ہوتی تھیں جب وہ لوگ ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر عورت اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیتی۔ یہاں حضرت عائشہ نے عمامہ یا رافع کا ذکر نہیں کیا۔ تو اگر کپڑا چہرے کو مس کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

٧۔ بعض عورتیں حج یا عمرہ کرنے کے لئے جب میقات پر پہنچتی ہیں اور اگر انہیں اچانک ایام حیض شروع ہو جاتے ہیں تو وہ احرام نہیں باندھتیں' ان کے خیال میں احرام کے لئے طہارت ایک شرط ہے۔ یہ غلط ہے کیونکہ عورت حائضہ ہو (یا بچہ پیدا ہوا ہو) تو وہ غسل کر کے احرام باندھ سکتی ہے۔

حائضہ عورت حج اور عمرے کے سب کام کر سکتی ہے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

پاس ان کی اپنی تمام چیزیں رکھنا چاہئے، یعنی پیسے، جوتے، کپڑے وغیرہ اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو چیزیں وہ خود اپنے ساتھ نہیں لائے، استعمال نہیں کرسکتے۔ حالانکہ یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ جہالت بھی ہے، کیونکہ ان کی یہ تمام چیزیں ضرورت کی نہیں اور وہ ضرورت کی چیزیں خرید کر بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ اپنے احرام کے کپڑے کو بدل سکتے ہیں اور اپنے جوتے کو بدل سکتے ہیں، صرف ان پر یہ لازم ہے کہ احرام کی پابندیوں کے خلاف عمل نہ کریں۔

۴ ۔ بعض مرد حضرات جب وہ احرام باندھتے ہیں تو احرام کی بالائی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالتے یعنی دایاں کندھا کھلا رکھتے ہیں (یعنی اضطباع کی ہیت میں) اور یہ طواف (قدوم اور عمرہ) کے سوا ناجائز ہے، دوسرے اوقات میں دائیں اور بائیں کندھوں دونوں پر احرام کی بالائی چادر کو رکھنا چاہئے اور خاص طور پر نماز کے لئے یہ صورت بہتر اور افضل ہے۔

۵ ۔ بعض خواتین سمجھتی ہیں کہ احرام کے کپڑے کا ایک خاص رنگ ہوتا ہے۔ مثلا سبز رنگ۔ یہ غلط ہے، عورتوں کے لئے احرام کے کپڑے کا کوئی رنگ مقرر نہیں، عورتیں روزمرہ کے کپڑے پہنیں، البتہ خوبصورتی دکھانے والے کپڑے یا تنگ یا شفاف کپڑے پہننا منع ہے اور

کیونکہ میقات سے احرام باندھنا نسک کے واجبات میں سے ایک واجب ہے۔ جدہ غیر مقیم کے لئے میقات نہیں۔ البتہ جدہ میں مقیم لوگ وہیں سے حج اور عمرہ کے لئے احرام باندھ سکتے ہیں۔

۲۔ بعض حاجی صاحبان احرام باندھ کر اپنی یادگاری تصویر لیتے ہیں' یہ تصویر اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو دکھاتے ہیں۔ یہ کام دو وجوہ کی بنا پر غلط ہے۔

اول : تصویر بذات خود حرام ہے' اور معصیت بھی ہے۔ حدیث شریف میں اس کو حرام بتلایا گیا ہے۔ اور حاجی اس وقت عبادت کی حالت میں ہوتا ہے اس کے لئے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت ایک معصیت سے شروع کرے۔

دوم : یہ کام ریاکاری کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ اگر حاجی اپنے احرام کی حالت میں لی گئی تصویر دوسرے لوگوں کو دکھانا چاہتا ہے' اس لئے یہ ریاکاری ہے اور ریاکاری نہ صرف اس کا عمل برباد کر دیتی ہے بلکہ وہ شرک اصغر بھی ہے اور منافقین کی صفتوں (علامتوں) میں سے ایک صفت (علامت) ہے۔

۳۔ بعض حاجی صاحبان سمجھتے ہیں کہ ان کو احرام باندھے ہوئے اپنے

مناسک کے متعلق کی جانے والی چند غلطیاں

اول : احرام سے متعلق کی جانے والی غلطیاں

۱۔ بعض حاجی جو فضائی راستے سے آتے ہیں' جدہ ائرپورٹ پر احرام باندھتے ہیں اور بعض حاجی اپنے راستہ میں میقات کو چھوڑ کر مکہ کے قریب آکر احرام باندھتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت کے بارے میں فرمایا :

«هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّن كَانَ يُرِيْدُ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ»

تو یہ مقام ان ممالک والوں کے لئے ہیں اور باہر والوں کے لئے بھی جو ان سے ہو کر گزریں اور حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں۔

اگر کسی شخص کا مقصد حج یا عمرہ کرنا ہو تو اس پر میقات سے احرام باندھنا ہی واجب ہے اور اگر وہ احرام باندھے بغیر میقات سے گزر گیا اور دوسری جگہ سے احرام باندھا تو اس پر ایک قربانی لازم آئے گی۔

میں لکھے ہوئے مصادر سے رجوع کریں' تاکہ اپنی سلامتی' عقیدہ اور حج کو شرک اور بدعات کی لعنتوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ علاوہ ازیں اگر ان کو کوئی مشکلات پیش آئیں تو اہل علم سے مشورہ کریں۔

اسلام میں مکہ اور مدینہ میں کوئی غار اور نہ کوئی مقام زیارت کا مستحق ہے۔ البتہ قبروں کی شرعی زیارت جو کی جاتی ہے اس کا مقصد جیسے ہم نے پہلے بتایا' آخرت کی یاد ہے اور فوت ہونے والوں کے لئے احسان و دعا کرنا ہے۔

حاجی صاحبان اللہ سے ثواب و اجر مانگنے کے لئے آتے ہیں۔ لہذا ان پر لازم ہے کہ وہ اللہ کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت کی پیروی کریں۔ اگر حاجی صاحبان مسجد حرام اور مسجد نبوی میں اپنا پورا وقت نماز پڑھنے کے لئے وقف کر دیں اور اپنے پیسے غریبوں کے لئے اور فی سبیل اللہ خرچ کریں تو ان کو اللہ کی طرف سے اجر و ثواب ضرور ملے گا۔ مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ اپنا وقت 'اپنی طاقت اور مال ان بدعات اور خرافات میں ضائع کر دیتے ہیں۔ جس سے وہ گنہگار اور سزا کے مستحق بن جاتے ہیں۔

حجاج کرام پر لازم ہے کہ وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھیں اور اہل بدعت و جہالت یا مروجہ مناسک کی کتابوں میں درج بدعات سے بچتے ہوئے صرف کتاب و سنت کی پیروی کریں۔ کتاب و سنت کی روشنی

= مسجد قبا آیا اور اس میں نماز پڑھی تو اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

ہیں۔ ان مقامات میں سے غار حرا اور غار ثور وغیرہ جو مکہ میں واقع ہیں اور جن کی زیارت شرعی طور پر مقرر نہیں اور مدینہ منورہ میں مساجد سبعہ، مسجد قبلتین اور چند اور مقامات کی طرف جاتے ہیں۔ وہاں نماز پڑھتے، دعا کرتے اور برکت حاصل کرتے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ان مذکورہ بالا مقامات کی زیارت کرنا اور ان میں عبادت کرنا دین اسلام میں بدعت ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے کہ کرہ ارضی پر تین مساجد کے علاوہ نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے۔

«المَسْجِدُ الحَرَامُ، وَمَسْجِدُ الرَّسُولِ ﷺ وَالمَسْجِدُ الأَقْصَى»

یعنی مسجد حرام، مسجد اقصی اور مسجد نبوی۔

البتہ جو لوگ مدینہ منورہ میں موجود ہیں وہ مسجد قبا کی زیارت کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں[1]

۱۔ یعنی مدینہ کے زائرین کے لئے مسجد قبا میں فرض یا نفل پڑھنا مستحب ہے۔ احمد بن حنبل، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جس نے اپنے گھر میں یعنی مدینہ منورہ میں اپنی قیامگاہ میں وضو کیا پھر =

میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا مگر آخرت کو یاد کرنے کے لئے قبروں کی زیارت کرو۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے مخاطب مرد ہیں عورتیں نہیں ' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جب کبھی قبروں کی زیارت کرتے تو وہ میت کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے تھے۔

یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی بتائی ہوئی قبروں کی شرعی زیارت۔ یعنی میت کے لئے ایک مسلمان احسان اور دعائے مغفرت و رحمت کا باعث ہے' بالفاظ دیگر اس زیارت کا مقصد آخرت کی یاد ہے اور فوت ہونے والوں کے لئے احسان و دعا کرنا ہے۔

چنانچہ قبروں کی زیارت کرنا اور ان میں مدفون انسان کو پکارنا یا ان سے کوئی حاجت روائی یا شفاعت کے لئے دعا مانگنا' یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت کے خلاف ہے۔ بلکہ شرک باللہ ہے' یا شرک کا ایک راستہ ہے جو حج کے مناسک اور مقاصد کے منافی ہے۔

جو حاجی صاحبان مکہ اور مدینہ کے بعض مقامات کی زیارت کرنے کے لئے جاتے ہیں اور اپنی جسمانی طاقت' اپنا وقت اور پیسے ضائع کرتے

میں سے بعض غلطیاں عقیدہ سے متعلق اور بعض غلطیاں حج کے عمل اور احکام سے متعلق ہیں۔

جہاں تک عقیدہ سے متعلق کی جانے والی غلطیوں کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں کہ بعض حاجی مدینہ یا مکہ میں موجود قبروں کی زیارت کرتے ہیں۔ قبروں میں مدفون انسانوں کو پکارنا یا ان سے برکت حاصل کرنا یا ان کو وسیلہ بنا کر ان سے کوئی حاجت پوری کرنے کی دعا کرنا اور اسی قسم کے شرکیہ اعمال اور بدعات صریحاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے قبروں کی زیارت کا مقصد عبرت اور نصیحت ہونا چاہئے۔

میت کے لئے دعائے رحمت اور مغفرت کے لئے شریعت نے اجازت دی ہے اور یہ سفر شدِ رحال کے بغیر ہو۔ قبروں کی زیارت مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ القُبُورِ أَلاَ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالآخِرَةِ»

(سر منڈوانا) یا تقصیر (یعنی سر سے کچھ بال کاٹنا)' طواف وداع ۔ ارکان حج میں سے کوئی رکن رہ جائے تو حج نہیں ہوتا۔ واجبات حج میں سے کوئی واجب رہ جائے تو ایک (فدیہ) قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ ایسی قربانی کرنے والا مکہ میں قربانی کو ذبح کر کے حرم کے مسکینوں اور غریبوں میں تقسیم کرے اور خود قربانی کا گوشت نہ کھائے۔

۹۔ طواف وداع

جب حاجی اپنا رخت سفر باندھ لے اور وطن واپسی کے لئے تیار ہو جائے تو وہ بیت اللہ کا آخری طواف (سات چکر) کرنے سے پہلے واپسی کا سفر نہ اختیار کرے۔ اس آخری طواف کا نام طواف وداع ہے۔ طواف وداع صفا اور مروہ کی سعی کے بغیر کیا جاتا ہے۔ اگر حاجی طواف افاضہ اپنے سفر تک موخر کرے تو طواف وداع کی ضرورت نہیں۔ عورت فطری عوارض (ایام میں ہونے) کی بنا پر ناپاک ہو جائے تو وہ طواف وداع کے بغیر اپنے وطن واپس جا سکتی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسی عورت کے لئے بیت اللہ کا طواف نہیں ہے۔

تنبیہات

بعض حاجی صاحبان حج کے دوران چند غلطیاں کرتے ہیں۔ جن

بارہ تاریخ کو یعنی دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد ان تینوں جمروں کو بدستور سابق رمی کریں۔ رمی جمار کے بعد جو شخص منی سے واپس جانا چاہتا ہے ' واپس چلا جائے اگر تیرہ تاریخ کی رات کا سورج اس کے واپس جانے سے پہلے غروب ہو جاتا ہے تو اس کو منی میں رات گزارنا ہو گی۔ اور دوسرے دن یعنی تیرہ تاریخ کو جمروں کی رمی کرنا ہو گی۔ یہ تاخیر کہلاتی ہے اور تاخیر تعجیل سے افضل ہے 'یعنی منی کا یہ قیام اور تیسرے دن کی رمی اجر کے لحاظ سے افضل اور زیادہ اجر کا باعث ہے۔

بیمار ' حاملہ عورت ' بچہ ' بوڑھا آدمی جو رمی سے عاجز و قاصر ہو ان کا ولی اپنی رمی کرنے کے بعد ان کی طرف سے رمی کرے۔

مفید معلومات :

ارکان حج چار ہیں۔

احرام - وقوف عرفہ - طواف اور سعی

حج کے واجبات سات ہیں۔

میقات سے احرام ' غروب آفتاب تک وقوف عرفہ ' مزدلفہ میں رات گزارنا ' ایام تشریق کی راتوں کو منی میں گزارنا ' رمی جمار ' حلق

پہلا کام : منی میں تین رات گزارنا' یعنی رات کے اکثر اوقات میں منی میں رہنا لازمی ہے' کیونکہ یہ حج کے واجبات میں سے ہے اگر وہ بغیر کسی عذر کے رات نہیں گزارتا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس پر (فدیہ) ایک قربانی واجب ہوگی۔

دوسرا کام : تینوں جمروں کی رمی۔ رمی کا وقت ہر روز زوال آفتاب کے بعد ہوتا ہے۔ اور ہر نماز مقررہ وقت پر قصر پڑھی جائے' جمع نہیں پڑھی جائے گی۔

۸۔ رمی جمار کا طریقہ

گیارھویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد حاجی ۲۱ کنکریاں اپنے ارد گرد کی جگہ سے (جہاں وہ مقیم ہیں) یا راستے سے اپنے پاس رکھیں اور کنکری چنے کے دانے سے تھوڑی سی بڑی ہو' پہلے جمرہ صغری کی رمی کریں۔ یہ جمرہ مسجد خیف کے قریب ہے۔ پے در پے اس کو سات کنکریاں ماریں' ہاتھ اٹھا کر تکبیر کے ساتھ کنکری پھینکیں اور ان کو اچھی طرح دیکھتے رہیں کہ کنکریاں جمرے کے حوض کے اندر گریں' پھر اسی طرح جمرہ وسطی پر سات کنکریاں ماریں' پھر تیسرے جمرے یعنی جمرہ کبری کو بھی سات کنکریاں ماریں۔

ایک ہے۔ گائے میں سات اشخاص اور اونٹ میں سات اشخاص کے لئے قربانی ہے۔ قربانی کے جانور کی شرط یہ ہے کہ وہ تمام عیوب سے پاک ہو۔ جانور بیمار نہ ہو' بوڑھا نہ ہو' کمزور اور دبلا پتلا نہ ہو' اور کانا' اندھا لنگڑا وغیرہ نہ ہو۔

حاجی کا اپنی قربانی کو بے کار چھوڑ دینا ناجائز ہے۔ حاجی کو چاہئے کہ اپنی قربانی کا گوشت کھائے اور اسے مستحقین میں تقسیم بھی کرے۔ ایک اور صورت یہ ہے کہ وہ قربانی کرکے اس کو مستحقین کے حوالے کر دے۔ تیسری صورت یہ کہ وہ کسی کو نائب مقرر کردے تاکہ وہ یہ کام کرے۔

۴۔ جس حاجی کے لئے قربانی کرنا مشکل ہو یعنی قربانی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ دس روزے رکھے۔ تین دن حج کے دوران اور بہتر ہے کہ وہ دن عرفہ سے پہلے کے ہوں ورنہ ایام تشریق (۱۱' ۱۲' ۱۳ ذی الحجہ) میں رکھے۔ پھر جب اپنے گھر واپس جائے تو بقیہ سات دن کا روزہ رکھے۔

۷۔ ایام تشریق میں حاجیوں کے امور

گیارہ' بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو ایام تشریق کہتے ہیں' ان دنوں میں حاجی کو دو کام کرنے چاہئیں۔

تنبیہات

۱۔ عید کے دن چار امور کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

سب سے پہلے رمی پھر قربانی اس کے بعد سر منڈوانا یا تقصیر' پھر طواف افاضہ اور اس کے بعد سعی بہتر ہے۔ اگر حاجی ان میں سے ایک کو دوسرے سے مقدم کرے تو کوئی حرج نہیں[1]۔

۲۔ اگر حاجی رمی' بال کٹوانے' طواف افاضہ اور اس کے بعد سعی کرے[2] تو ہر شے حلال ہو جاتی ہے جو احرام باندھنے سے حرام ہو گئی تھی حتیٰ کہ بیوی کے ساتھ مباشرت بھی۔ چنانچہ اگر مندرجہ بالا تین امور میں سے صرف دو امور بھی کر لئے جائیں تو ہر وہ شے حلال ہو جاتی ہے جو احرام باندھنے سے حرام ہو گئی تھی مگر بیوی کے ساتھ مباشرت جائز نہیں۔

۳۔ ھدی (قربانی کے وہ جانور جو خاص طور پر حج کے لیے لے جائے جائیں) میں شریک ہونا جائز نہیں مگر اس کی عمر شرعی طور پر صحیح ہونی چاہئے۔ بکری چھ ماہ کی' ماعز ایک سال کی' گائے دو سال کی' اور اونٹ پانچ سال کا۔ بکری یا ماعز میں شرکت جائز نہیں' وہ ایک شخص کے لئے

۱۔ اور تطوع کی قربانی بھی۔

۲۔اگر اس کو سعی کرنا چاہئے۔

کی رمی کریں۔ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد قارن اور متمتع قربانی کریں[1]۔ قربانی کا وقت عید الاضحی کے دن طلوع آفتاب سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ یعنی عید کا دن اور اس کے بعد کے تین دن (ایام تشریق) تک۔

قربانی کا گوشت حاجی خود کھائے ' بطور ہدیہ دے اور غریبوں میں تقسیم کرے۔ یہ مستحب ہے۔ قربانی کرنے کے بعد سر منڈائے یا بال کٹوائے ' عورت اپنی چوٹیوں سے انگلیوں کے پور کی لمبائی کے مطابق یا اس سے کم کٹوائے۔ جمرہ عقبہ کی رمی اور حجامت کے بعد ہر وہ چیز حلال ہو جاتی ہے جو احرام باندھنے سے حرام ہو گئی تھی۔ مگر بیوی کے ساتھ مباشرت طواف افاضہ تک بدستور حرام ہے۔ رمی ' قربانی' حجامت یا تقصیر کے بعد اگر ہو سکے تو عید کے دن طواف افاضہ اور سعی کے لئے مکہ جائے اور حاجی متمتع ہو یا قارن یا مفرد جس نے طواف قدوم کے بعد سعی نہیں کی' تو اس کے لئے اسی دن طواف (یعنی طواف افاضہ) بہتر ہے۔ حاجی اس طواف کو بعد میں بھی کر سکتے ہیں۔ اس طواف کا وقت دسویں کی آدھی رات سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس کی کوئی انتہا نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایام تشریق تک طواف (افاضہ) کر لیا جائے۔

۱۔ جیسے رمی سے پہلے سر منڈوائے یا بال کٹوائے یا طواف کرے۔

واپس نہ آئے تو اس پر ایک فدیہ قربانی واجب ہے۔ کیونکہ مزدلفہ میں رات گزارنا حج کے واجبات میں سے ایک واجب ہے اور کم از کم آدھی رات تک۔ اور جو حاجی آدھی رات کے بعد مزدلفہ پہنچے تو اس کے لئے تھوڑی دیر ٹھہرنا کافی ہے۔ اگر وہ صرف مزدلفہ سے گزرے جائے تو یہ بھی کافی ہے۔

٦- عید کے دن حاجی کو کیا کرنا چاہئے

جب حجاج مزدلفہ سے منی کی طرف کوچ کریں تو مزدلفہ سے یا مزدلفہ کے راستہ سے چنے سے تھوڑی بڑی سات کنکریاں رمی جمرہ کرنے کے لئے اٹھالیں۔ منی پہنچنے کے بعد یہ مستحب ہے کہ جمرہ کبری (جمرہ عقبہ) کی رمی کریں۔ اور اسے سات کنکریاں یکے بعد دیگرے ماریں۔ کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر کنکری کو داہنے ہاتھ میں پکڑ کر تکبیر کہیں اور ہاتھ اٹھا کر کنکری ماریں۔ یہ ضروری ہے کہ کنکریاں سب کی سب جمرے کے حوض میں گریں۔ خواہ وہ کنکریاں حوض کے اندر رہیں یا اس کے بعد حوض سے باہر نکل جائیں۔

جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کا وقت دسویں کی آدھی رات سے شروع ہو کر دسویں (دن) کے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ تندرست لوگوں کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ اس دن کے طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ

حاجی صاحبان نہایت سکون و اطمینان سے تلبیہ پکارتے اور استغفار کرتے ہوئے راستہ طے کریں۔

ایک تنبیہہ

جو حاجی غروب آفتاب کے بعد عرفات پہنچے اور اسے وہاں قیام کے لئے وقت نہ ملے اور وقوف نہ ہو سکے تو اس کے لئے عرفات سے گزرنا بھی کافی ہے، وقوف کا وقت عید کی رات کی فجر تک رہتا ہے۔

۵- مزدلفہ میں رات گزارنا

جب حجاج کرام مزدلفہ پہنچ جائیں تو وہاں مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت نماز ایک اذان اور دو اقامت سے جمع کر کے پڑھیں۔ پھر مزدلفہ میں رات گزاریں۔ البتہ رات کے آخری حصے میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور ان جیسے کمزور لوگوں کو منی کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور کمزور لوگوں کے علاوہ سب تندرست حاجیوں کو فجر کی نماز تک مزدلفہ میں قیام کرنا چاہئے۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب کے قریب تک دعا میں مصروف رہیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے حاجی صاحبان منی کی طرف چلیں۔ جو حاجی آدھی رات سے پہلے مزدلفہ سے منی کی طرف جائے اور دوبارہ مزدلفہ

۴ - وقوف عرفات اور اس میں کئے جانے والے امور

۹ ذی الحجہ (نماز فجر کے بعد) یا سورج نکلنے کے بعد حاجی صاحبان منیٰ سے عرفات کے لئے سکون و وقار کے ساتھ تلبیہ پکارتے ہوئے کوچ کریں۔ عرفات کے چاروں طرف حاجی کے لئے جہاں جگہ میسر ہو ٹھہریں، پورا میدان عرفات وقوف کی جگہ ہے۔ وقوف عرفات کا مطلب ہے میدان عرفات کے کسی بھی حصے میں حاجی موجود رہیں۔ ان کے لئے پہاڑ (جبل) کی طرف جانا، دیکھنا اور اس پر چڑھنا لازم نہیں ہے۔

جب سورج ڈھل جائے تو ظہر اور عصر کی نماز قصر کے ساتھ جمع تقدیم کریں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھیں، پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر و اذکار کریں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ و زاری اور عاجزی کا اظہار کریں، قبلہ کی طرف دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کریں۔

عرفات میں غروب آفتاب تک دعا اور ذکر کا سلسلہ جاری رکھیں، جب سورج غروب ہو جائے تو مزدلفہ کے لئے کوچ کریں، جو حاجی غروب آفتاب سے قبل عرفات سے چلا گیا وہ دوبارہ عرفات واپس آئے اور عرفات میں غروب آفتاب تک رہے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وہ گنہگار ہو گا اور اس پر ایک قربانی واجب ہو جائے گی۔

۳ - یوم الترویہ پر حاجی کے امور

۸ ذی الحجہ یوم الترویہ کہلاتا ہے۔ اس روز حج تمتع کرنے والے کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ ظہر سے پہلے حج کا احرام باندھ لے۔ اور احرام باندھنے سے پہلے غسل اور صفائی ستھرائی کرے اور خوشبو وغیرہ لگائے جس طرح اس نے میقات پر کیا تھا۔ پھر اسی جگہ سے احرام باندھ لے جہاں وہ مقیم ہے، مگر حج افراد اور حج قران کرنے والے تو احرام کی حالت میں بدستور رہیں گے، پھر سب کے سب ظہر سے قبل منی چلے جائیں۔ اس دن طواف کے لئے مسجد الحرام میں نہ جائیں بلکہ اپنی جگہوں سے براہ راست منی چلے جائیں۔ پھر منی میں ٹھہرے رہیں اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں اپنے وقت پر قصر کرکے پڑھیں۔ اور منی میں نویں رات گزاریں اور فجر کی نماز وہاں ادا کریں اور منی میں اس رات کا گزارنا سنت ہے۔ اگر کوئی حاجی سیدھا عرفات چلا جائے یعنی نویں تاریخ کی رات منی میں نہ گزارے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

جو حاجی صاحبان یوم الترویہ سے پہلے منی میں موجود تھے تو وہ یوم الترویہ کو دوسرے حاجیوں کی طرح منی میں ظہر سے قبل اپنی جگہ سے احرام باندھ لیں اور اپنے گھر یا خیمہ میں ٹھہرے رہیں۔

کندھے کو چادر سے باہر رکھنا مستحب ہے۔ طواف کے پہلے تین چکر میں رمل کرنا مستحب ہے۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیز چلنے کا نام رمل ہے۔

تیسری : طواف اور سعی کے لئے کوئی خاص دعا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر و اذکار کریں یا تسبیح و تہلیل کریں اور تکبیر کہے یا قرآن کی تلاوت کریں تو بہتر ہے۔ یا سبحان اللہ 'لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر' کہے۔

حجر اسود کا استلام کر کے بوسہ دیں بشرطیکہ بھیڑ نہ ہو' ورنہ حجر اسود کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر دینا کافی ہے' پھر اگر ممکن ہو تو رکن یمانی کا استلام کریں۔ یعنی اسے ہاتھ لگایں اور رکن یمانی کو نہ چومیں۔ اگر اژدھام کی وجہ سے رکن یمانی کو ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو اس کی طرف اشارہ نہ کریں۔ اگر استلام کرنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ طواف بدستور جاری رکھیں۔

چوتھی : سعی کی شرط یہ ہے کہ نیت کی جائے اور طواف (قدوم یا افاضہ) کے بعد کی جائے پھر صفا اور مروہ کے درمیان ساتوں چکر پورے کئے جائیں۔

پانچویں : اگر طواف یا سعی کے دوران نماز با جماعت شروع ہو جائے تو حاجی اپنا چکر ختم کر کے جماعت کے ساتھ نماز پڑھے' نماز سے فارغ ہو کر وہیں سے اپنا چکر شروع کرے۔

۲ مکہ پہنچنے کے بعد حج قران یا حج افراد ادا کرنے والوں کے امور

عزیز حاجی!

اگر آپ نے حج قران یا حج افراد کا احرام باندھا ہے تو بہتر ہے کہ آپ طواف قدوم کریں اس کے بعد طواف کی دو رکعت نماز ادا کریں پھر اگر چاہیں تو سعی قران مقدم کریں' اگر آپ نے حج قران کی نیت کی۔ یا سعی حج مقدم کریں اگر آپ نے حج افراد کی نیت کی۔ اور اگر آپ طواف افاضہ کے بعد سعی کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی آپ کے اختیار میں ہے۔ پھر طواف قدوم کے بعد میقات سے عید کے دن تک اپنے احرام پر بدستور قائم رہیں۔

تنبیہات

پہلی : طواف کی شرائط میں سے ایک نیت ہے' نیت دل سے ہے' زبان سے الفاظ ادا نہیں کرنا ہے پھر پاکیزگی اور ستر پوشی' پھر طواف کے سات چکر مکمل کرنا' ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ (طواف کے دوران) کعبہ محرم کے بائیں ہاتھ پر رہے گا۔ حطیم کے باہر سے طواف کریں' اگر اس کے اندر سے چلیں تو اس کا چکر مکمل نہیں ہوگا کیونکہ حطیم کعبہ کے اندر داخل ہے۔

دوسری : طواف عمرہ اور طواف قدوم کے دوران مرد کا اپنے دائیں

کے لٹکتے ہوئے بالوں میں سے انگلی کی ایک پور کی مقدار کٹوائے خواہ وہ چوٹی بندھے ہوئے ہوں یا کھلے ہوئے ہوں۔ اس طرح عمرہ پورا ہو گیا۔ احرام کھول دیں' اور احرام کی وجہ سے جو اشیاء حرام تھیں' اب وہ حلال ہو گئیں۔

مفید معلومات :

عمرہ کے ارکان حسب ذیل ہیں :

۱۔ احرام ۲۔ طواف ۔ ۳ سعی

عمرہ کے واجبات مندرجہ ذیل ہیں۔

مقررہ میقات سے احرام باندھنا۔ سر منڈوانا یا سر کے بال کتروانا۔

دوم : مکہ پہنچنے پر حج اور عمرہ کا بیان

ا- حج تمتع ادا کرنے والوں کے امور

عزیز حاجی

مکہ پہنچنے کے بعد اگر حج تمتع کی نیت کی ہے تو پہلے عمرہ ادا کریں اور بیت اللہ کے سات چکر لگائیں' حجراسود سے چل کر حجراسود تک آنے کا نام ایک شوط یعنی ایک چکر ہے۔ اسی طرح سات چکر لگائے جائیں اور یہ عمرہ کے طواف ہیں۔ طواف کے سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ افضل ہے اور اگر مقام ابراہیم پر اژدھام کی وجہ سے نماز کے لئے جگہ نہ مل سکے تو حرم کے کسی بھی حصے میں جہاں جگہ ملے یہ دو رکعت نماز پڑھ لی جائے۔ حاجی کے لئے مستحب ہے کہ وہ زمزم کا پانی پیئے۔

زمزم پینے کے بعد صفا و مروہ کی سعی کے لئے جائیں۔ باب صفا سے نکل کر صفا پہاڑی کی طرف آئیں پھر صفا سے نیچے اتریں اور مروہ کی طرف چلیں' صفا سے مروہ تک جانا ایک چکر اور مروہ سے صفا کی طرف آنا ایک چکر ہے۔ اس طرح ساتوں چکر پورے کئے جائیں' اسی کا نام سعی ہے۔ اس کے بعد مرد سر کے بال کٹوائے اور عورت اپنے سر

اللہ علیہ و سلم نے حنین سے واپسی پر مکہ جاتے ہوئے وہاں سے احرام باندھا اور وہاں سے عمرہ کی نیت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین احرام باندھنے یا نماز پڑھنے کے لئے مکہ سے جعرانہ کی طرف نہیں گئے۔ لہٰذا جو لوگ مکہ سے جعرانہ عمرہ کا احرام باندھنے یا وہاں نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو وہ سنت کے خلاف کرتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ کام نہیں کیا اور صحابہ کرام میں سے کسی صحابی نے بھی یہ کام نہیں کیا اور نہ ہی معتبر اہل علم میں سے کوئی اس کام کا قائل ہے۔ اور بعض لوگ یہ کام نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت سمجھتے ہوئے کرتے ہیں حالانکہ یہ سنت نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جعرانہ سے احرام اس وقت باندھا جب وہ مکہ میں داخل ہوئے' لہٰذا سنت یہ ہے کہ طائف کی طرف سے آنے والے جعرانہ میں یا کسی اور جگہ میں جو حدود حرم کے راستے میں واقع ہو' احرام باندھ لیں۔

کرے۔ اور عمرہ کی حالت میں صفا و مروہ کی سعی کرے یا طواف قدوم کرے اگر وہ حج قران یا حج افراد کی حالت میں ہو' اس کو تنعیم یا کسی اور دوسری مسجد کی طرف نہیں جانا چاہئے۔ مکہ سے تنعیم جانا اور عمرہ کے لئے احرام باندھنا حج سے قبل یا حج کے بعد یا کسی اور دوسرے وقت میں افضل ہونے کے خلاف ہے' بہتر ہے کہ وہ تنعیم یا تنعیم کے علاوہ اور دوسری جگہوں پر نہ جائے' حرم میں رہے اور حرم میں نماز پڑھے اور بیت اللہ کا طواف کرے تو اس کا یہ عمل مسجد تنعیم یا کسی دوسری جگہ مکہ سے بار بار عمرہ کے لئے جانے سے بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۔ مسجد جعرانہ میں :

جعرانہ (بکسر الجیم اور سکون العین اور تخفیف الراء' کبھی کبھی بکسر العین و تشدید الراء جیسے جِعْرانہ اور جِعِرّانہ' مگر تخفیف زیادہ صحیح ہے)۔

جعرانہ ایک جگہ ہے جو مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے۔ وہ مکہ سے پندرہ سولہ میل کی مسافت پر ہے اس جگہ کی یا اس جگہ پر بنی ہوئی مسجد کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور نہ ہی اس کی فضیلت دوسری جگہوں سے زیادہ ہے' جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی

بھیجا' انہوں نے وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا' رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

یہ عمرہ اس عمرے کا بدل ہے۔

لہٰذا جو لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد تنعیم دوسری جگہوں سے افضل ہے' وہ بے شک غلط سمجھتے ہیں' اور اس اعتقاد کے ساتھ مسجد کی طرف جانا بدعت ہے اور جو لوگ اپنے میقات پر احرام نہیں باندھتے اور مسجد تنعیم جا کر احرام باندھتے ہیں وہ ناجائز کام کرتے ہیں اور حج یا عمرہ کے واجبات میں سے ایک واجب کو ترک کر دیتے ہیں' اگر وہ ایسا کریں تو ان پر ایک قربانی لازم آتی ہے۔ کیونکہ وہ میقات سے احرام نہ باندھنے کی وجہ سے گنہگار ہو گئے تھے۔ چنانچہ وہ مکہ میں ایک بکری یا بھیڑ کی قربانی کر کے غریبوں پر تقسیم کریں اور اس کے ساتھ ساتھ توبہ کرنا اس گناہ کی تلافی کے لئے ضروری ہے۔

جو حاجی مکہ پہنچنے کے بعد مسجد حرام نہ جا کر مسجد تنعیم جاتے ہیں تا کہ وہ مسجد حرام جانے سے پہلے اس میں نماز پڑھ لیں تو ان کا یہ عمل بدعت ہے۔ وہ سنت نبوی کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ محرم کے لئے یہ فرض ہے کہ جب وہ مکہ پہنچے تو مسجد حرام جا کر بیت اللہ کا طواف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اور ان کے صحابہ کرام کا اس مسجد میں جانا ثابت نہیں ہے بلکہ مسجد تنعیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانے میں موجود ہی نہ تھی' وہ ان کی وفات پانے کے بعد بنی اور اسے مسجد عائشہ سے موسوم کردیا گیا۔ یہ نام صرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس جگہ سے احرام باندھا تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجتہ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ (مدینہ سے مکہ) روانہ ہوتے وقت عمرہ کا احرام باندھا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ قربانی ہے وہ تو حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھیں اور اس وقت تک احرام نہ کھولیں' جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائیں۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ پہنچیں تو حائضہ ہو گئیں' انہوں نے نہ تو بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ ہی صفا اور مروہ کی سعی کی' اور انہوں نے اپنا یہ شکوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا : سر کھول ڈالو' کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کو رہنے دو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ جب حج مکمل ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تنعیم

مسجد تنعیم اور جعرانہ میں حاجی صاحبان کی
چند غلطیوں کا بیان

۱- مسجد تنعیم میں :

آج کل بہت سے حاجی قصداً مسجد تنعیم جاتے ہیں' وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسجد حرام جانے سے پہلے اس میں نماز پڑھنا سنت ہے اور بعض حاجی اپنے میقات پر احرام نہیں باندھتے اور میقات چھوڑ کر مسجد تنعیم سے احرام باندھتے ہیں۔ بعض دوسرے حاجی جو مکہ میں ہیں اکثر اوقات عمرہ کے احرام باندھنے کے لئے مسجد تنعیم جایا کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مسجد تنعیم کی ایک خاص خصوصیت اور فضیلت ہے۔ لہٰذا یہ بتانا ضروری ہے کہ مسجد تنعیم کی دوسری مسجدوں پر کوئی خصوصیت یا فضیلت نہیں ہے۔ لوگوں کا مسجد تنعیم کی خاص فضیلت یا خصوصیت سمجھتے ہوئے وہاں جانا ایک بدعت ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

«مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیسَ عَلَیهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ رد کر دیا جائے گا۔

۵- محرم مرد کے لئے سر کا کسی چپکنے والی چیز سے چھپانا ممنوع ہے۔ خواہ وہ عمامہ ہو یا ٹوپی یا رومال یا چادر وغیرہ۔ اگر چھتری استعمال کی جائے تو کوئی حرج نہیں[1]

٦- محرم مرد کے لئے سلے کپڑے پہننا منع ہے۔ جیسے شرٹ، دستانہ وغیرہ۔ کمر بند، عینک، گھڑی، انگوٹھی اور چپل کا استعمال جائز اور چپل کا استعمال افضل ہے۔

۷- عورت کے لئے برقع پہننا یا نقاب لگانا ناجائز ہے۔ اسی طرح دستانہ کا پہننا جو اون یا روئی کے بنے یا سلے ہوئے ہوں ناجائز ہے۔

۱- چھتری کی طرح خیمہ یا گاڑی کے اندر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

کو برہنہ رکھتے ہیں - یہ غلط ہے کیونکہ یہ کام صرف طواف کے لئے ہے۔[1]

۷ - وہ چیزیں جو احرام کی نیت کرنے کے بعد حرام ہو جاتی ہیں :

۱ - مرد اور عورت پر احرام باندھنے کے بعد ہر قسم کی خوشبو لگانا اپنے جسم یا کپڑے پر حرام ہے اور اسی طرح ان دونوں پر خوشبو سونگھنا اور خوشبودار چیزوں کا استعمال کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے خوشبودار کھانا' پینا اور خوشبو دار تیل اور خوشبو دار صابن وغیرہ۔

۲ - حاجی مرد ہو یا عورت' جسم اور سر کے بال کسی ذریعہ سے بھی کٹوانا ناجائز ہے' اسی طرح سے ناخنوں کا ترشوانا بھی۔

۳ - محرم مرد ہو یا عورت ' دونوں کے لئے خشکی کے جانوروں کا شکار ممنوع ہے ' دوسرے شکار کرنے والے کی مدد کرنا یا اس کی طرف اشارہ وغیرہ سے بتلانا بھی حرام ہے۔

۴ - مباشرت اور بوس و کنار کرنا بلکہ اپنی بیوی کو شہوت کی نگاہ سے دیکھنا بھی ممنوع ہے' اس کے علاوہ خطبہ نکاح یا عقد نکاح بلکہ نکاح کے بارے میں بات کرنا بھی ممنوع ہے۔

---

۱ - یہاں طواف کا مقصد وہ جو حاجی عمرہ کے لئے کرے یا طواف قدوم کے لئے۔

دستانہ بھی اتار دے[1]

سوم : بعض حاجی حضرات احرام باندھنے کے بعد اپنی تصاویر اتارتے ہیں تاکہ بطور یادگار اسے محفوظ رکھ سکیں' دو صورتوں کی بنا پر ان کا یہ عمل ناجائز ہے۔

۱۔ فوٹو کھینچنا ایک معصیت ہے بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے۔

۲۔ فوٹو بنوانا ریاکاری ہے کیونکہ فوٹو بنوانے والوں کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے لوگ ان کی تصویر کو احرام باندھنے کی حالت میں دیکھیں۔ ریاکاری عمل کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ لہٰذا حاجی کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

چہارم : حج بدل کرنے والے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس نے بذات خود پہلے حج کیا ہو[2]

پنجم : بعض حاجی صاحبان احرام باندھنے کے بعد اپنے دائیں کندھے

۱۔ وہ اپنے کپڑے یا چادر سے ہاتھوں کو چھپا سکتی ہے۔

۲۔ حج بدل کرنے والا اس شخص کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے گا جس کی طرف سے حج کرنے جا رہا ہے۔

دوم : حاجی صاحبان جو ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں' ان کے لیے ضروری ہے کہ جب جہاز میقات کے سامنے سے گزرے تو وہ احرام باندھ لیں۔ ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد جدہ ایر پورٹ پر احرام باندھیں۔ کیونکہ جدہ ' جدہ والوں کے سوا دوسروں کے لئے میقات نہیں' البتہ ان لوگوں کے لئے جائز ہے جو جدہ میں مقیم ہیں' وہ وہیں سے نیت کریں۔ اگر حاجی نے ہوائی جہاز میں بیٹھنے سے پہلے غسل کر لیا اور صاف ستھرا ہو گیا اور اپنے کپڑے کے نیچے (ازار' تہبند) کو باندھ لیا' پھر میقات کے سامنے اپنے کپڑے اتار دیئے اور (رداء یعنی دوسری تہبند) لپیٹ کر احرام کی نیت کرلی تو بہتر ہے۔

اگر اس کے پاس احرام کے کپڑے نہیں تو اپنے کرتے کو اتار کر کندھے' سینہ اور پیٹ پر رکھ کر احرام کی نیت کرلے اور پائجامہ کو رہنے دے' پھر ائر پورٹ (ہوائی اڈے) پر جب احرام کے کپڑے مل جائیں تو پائجامہ اتار کر احرام کے کپڑے استعمال کرلے۔

عورت کے لئے احرام کا کوئی خاص لباس مقرر نہیں لہٰذا وہ ہوائی جہاز میں احرام کی نیت اپنے اسی کپڑے میں کرے مگر چہرے سے برقعہ (نقاب) اتار کر اس کی جگہ خمار (اوڑھنی' دوپٹہ وغیرہ) ڈال لے اور

مردوں کو تلبیہ بلند آواز سے اور عورتوں کو آہستہ آواز سے کہنا چاہئے۔

تنبیہات

اول : اگر عورت احرام سے پہلے فطری وجوہ کی بنا پر ناپاک ہو گئی تو غسل کر کے اور صاف ستھری ہو کر، خوشبو لگا کر دوسرے حاجیوں کی طرح احرام باندھ سکتی ہے اور اگر وہ احرام باندھنے کے بعد فطری وجوہ کی بنا پر ناپاک ہو گئی تو وہ احرام کی حالت میں ہی رہے گی۔ اور دوسرے حاجیوں کی طرح طواف بیت اللہ کے سوا تمام مناسک ادا کرے گی اور پاک ہونے کے بعد طواف ادا کرے گی۔ اور اگر وہ حج تمتع کا احرام باندھتی ہے اور یوم عرفہ تک ناپاکی کی حالت میں ہو تو وہ حج کی نیت کرے اور وہ مقرن حاجیوں کی طرح ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ عرفہ جائے گی اور طواف بیت اللہ اور سعی کے سوا تمام مناسک ادا کرے گی، پھر پاک ہونے کے بعد طواف اور سعی کرے گی۔[1]

ا۔ نابالغ لڑکے کا حج یا عمرہ کا احرام باندھنا صحیح ہے اگر وہ ممیز ہو تو وہ خود احرام کی نیت کرے ورنہ اس کا ولی (یعنی باپ یا کوئی رشتہ دار) اس لڑکے کی طرف سے نیت کرے اور اس کو احرام کے محظورات و ممنوعات سمجھا دے۔

یا یہ الفاظ کہیں :

«لَبَّيكَ اللَّهُمَّ حَجًّا»

اگر حاجی کو خدشہ ہے کہ اپنی بیماری کی وجہ سے حج یا عمرہ مکمل نہ کر سکے گا تو احرام باندھتے وقت یہ کہے۔

«فَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي»

تو اگر حاجی کہیں کسی رکاوٹ سے حج یا عمرہ ادا نہیں کر سکا تو وہیں احرام کھول دے اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس نے نیت کرتے وقت ہی ایسی شرط لگا لی تھی۔ جیسا کہ اس کا حدیث میں ذکر آیا ہے۔ احرام کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پکارے۔

«لَبَّيكَ اللَّهُمَّ لَبَّيكَ، لَبَّيكَ لاَشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْك لاَشَرِيكَ لَكَ»

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں ' میں حاضر ہوں ۔ تیرا کوئی شریک نہیں ۔ میں حاضر ہوں بے شک تمام حمد و نعمت تیرے ہی لئے ہے اور ملک بھی تیرا ہی ہے ' تیرا کوئی شریک نہیں۔

کے دن رمی جمار کرنے، سر کے بال حلق کرانے تک احرام ہی میں باقی رہے اور اس کے لئے کوئی قربانی نہیں ہے۔

٦-احرام کے وقت اور اس کے بعد کے مستحب اذکار کا بیان :

١-حج تمتع کا احرام باندھنے والے یہ الفاظ کہیں :

«اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الإِحْرَامَ بِالعُمْرَةِ مُتَمَتِّعًا بِهَا إِلَى الحَجِّ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي»

یا یہ الفاظ کہیں :

«لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا إِلَى الحَجِّ»

٢-حج قران کا احرام باندھنے والے یہ الفاظ کہیں :

«اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الإِحْرَامَ بِالعُمْرَةِ وَالحَجِّ»

یا یہ الفاظ کہیں :

«لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ عُمْرَةً وَحَجًّا»

٣-حج افراد کا احرام باندھنے والے یہ الفاظ کہیں :

«اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الإِحْرَامَ بِالحَجِّ»

۵-حج کی تین قسمیں :

حج کی تین قسمیں ہیں۔ ان میں سے حاجی کسی کے لئے بھی احرام کی نیت کر سکتا ہے۔

۱- تمتع ۲- قران ۳- افراد

اور وہ بالترتیب ایک دوسرے سے افضل ہیں۔

تمتع : وہ حج ہے کہ عمرے کا احرام میقات سے حج کے مہینوں میں باندھے اور عمرے کے مناسک ادا کر کے احرام کھول دے، پھر مکہ سے آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھ کر مناسک حج ادا کرے۔ اگر وہ (غیر حاضری المسجد الحرام) میں سے ہے، تو تمتع کے سبب قربانی کر کے احرام کھول دے۔

قران : اس کی صورت یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھے یا عمرہ کا احرام باندھے پھر طواف شروع کرنے سے پہلے حج کی نیت کر لے اور عید کے دن رمی جمار کرنے، سر کے بال حلق کرانے (منڈوانے یا ترشوانے) اور قربانی کرنے تک احرام کی ہی حالت میں باقی رہے۔ یعنی حج تمتع کرنے والوں کی طرح۔

افراد : وہ حج ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھے اور عید

۳۔ غسل کرنے کے بعد محرم اگر چاہے تو بدن پر خوشبو لگا سکتا ہے لیکن یہ خوشبو احرام کے کپڑوں پر قطعا نہ لگائی جائے۔ اس کے بعد احرام (حج یا عمرہ) کی نیت کرے۔ عورت ہلکی ہلکی خوشبو لگا سکتی ہے۔

۴۔ احرام کے معنی اور مفہوم :

مذکورہ افعال مکمل کرنے کے بعد وہ احرام باندھے۔ احرام کا مطلب یہ ہے کہ حاجی حج یا عمرہ کی عبادت میں داخل ہونے کی نیت کرے۔ اگر حاجی نے اس عبادت میں داخل ہونے کی نیت کرلی تو وہ محرم ہو جاتا ہے۔ گرچہ وہ نیت کے الفاظ زبان سے ادا نہ کرے۔ اگر حاجی فرض نماز کے بعد احرام کی نیت کرتا ہے تو بہتر ہے۔ اور اگر فرض نماز کا وقت نہیں ہے تو احرام باندھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھے۔ یہ دو رکعت نماز فجر اور عصر کے بعد نہ پڑھے اور ان وقتوں میں بغیر نماز کے احرام باندھ لے۔

اگر آپ کسی کی طرف سے حج بدل یا عمرہ کر رہے ہیں تو احرام باندھنے کے وقت اس آدمی کے نام کا ذکر کریں اور کہیں: لبیک اللھم عن فلاں 'تو کوئی حرج نہیں۔

ہے۔ خواہ وہ دونوں نئی یا دھلی ہوئی ہوں۔

عورت اپنے چہرے کا نقاب یا برقعہ اتار کر ایک خمار[1] اپنے سر اور چہرہ پر ڈالے تاکہ اجنبی اس کے چہرے کو نہ دیکھ سکے۔ اگر خمار چہرے سے لگ رہا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ عورت اپنے سر پر عمامہ یا کوئی ایسی چیز ڈالے کہ خمار اس کے چہرے کو مس نہ کرے جیسا کہ بعض عورتیں کرتی ہیں' یہ درست نہیں 'کیونکہ یہ بھی سنت کے مطابق نہیں۔

عورتوں کو چاہئے کہ احرام باندھتے وقت دستانہ وغیرہ نکال دے' سوائے برقع نقاب اور دستانہ وغیرہ کہ اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے' جب کہ عادت میں داخل ہو' کیونکہ اس میں زینت نہیں ہے اور عورت کے احرام کے کپڑے کے لئے کوئی خاص رنگ متعین نہیں ہے۔ بعض لوگ سبز رنگ کے لباس میں احرام باندھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اسی طرح بعض سفید کپڑوں میں احرام باندھنا ضروری سمجھتے ہیں' یہ بھی درست نہیں ہے' کیونکہ اس میں مردوں کی مشابہت ہے۔

۱۔ خمار یعنی باریک اوڑھنی یا دوپٹہ۔

۳-احرام باندھنے سے پہلے حاجی کو کیا کرنا چاہئے :

عزیز حاجی!

اگر آپ احرام باندھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے مندرجہ ذیل امور بجالانا مستحب ہے۔

۱- مونچھ کٹوائے ' ناخن ترشوائے ' زیر ناف بال اور بغلوں کے بالوں کو صاف کرے۔ اگر کچھ دنوں پہلے ان کو صاف کیا گیا ہے' تو یہ کافی ہے۔ یعنی ان کو دوبارہ صاف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲- پانی سے غسل کر کے سارے جسم کو اچھی طرح سے صاف کرے تا کہ پسینہ اور جسم کی تمام گندگی ختم ہو جائے۔ غسل کرتے وقت اکیلا ہونا چاہئے۔ یعنی کسی کے سامنے غسل کرنا نہیں چاہئے اگر یہ ناممکن ہو تو غسل کی ضرورت نہیں۔

۳- مرد سلے یا بنے ہوئے کپڑے اتار دے 'جیسے شلوار' کرتا اور موزے وغیرہ اور دو سفید بغیر سلی چادریں لے کر ایک کا تہہ بند بنائے اور دوسری کو اوپر اوڑھ لے۔ محرم ایسی چپلیں پہنیں جو پیر کی انگلیوں اور ٹخنوں کو کھلا رکھیں۔

چادریں (یعنی ازار اور رداء) اگر سفید صاف ستھری ہوں تو بہتر

مواقیت سے گزرنے کے بعد حج یا عمرہ کا ارادہ کرلیا تو وہ جہاں سے نیت کرے، وہیں[1] سے احرام باندھے، پھر مکہ میں داخل ہو۔

۲- حج کے احرام کا وقت :

حج کے اوقات کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ ﴾ البقرة : ١٩٧ .

حج کے مہینے مقرر ہیں۔

وہ شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ ہیں۔ اگر ان مہینوں سے قبل کوئی مسلمان حج کی نیت سے احرام باندھے تو جمہور کی رائے کے مطابق یہ کام ناجائز ہے۔

اگر وہ حج کی نیت سے احرام باندھے اور دسویں ذی الحجہ کی فجر کے طلوع ہونے سے قبل میدان عرفات میں وقوف کرے تو اس کا حج درست ہو گا۔ جہاں تک عمرے کا تعلق ہے، تو کسی وقت بھی احرام باندھنا درست ہے۔

۱- جو آدمی کسی میقات سے نہ گزرے، وہ اپنے راستے کی میقات کے برابر جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے۔

۲- جحفہ - (یہ سمندر کے ساحل ' رابغ کے نزدیک ہے) آج کل لوگ رابغ سے احرام باندھتے ہیں اور یہ مقام جحفہ کے قریب واقع ہے۔ یہ مراکش شام اور مصر کی طرف سے خشکی' سمندری یا فضائی راستوں سے آنے والے لوگوں کے لئے میقات ہے۔

۳- یلملم - آج کل اسے السعدیہ کہا جاتا ہے۔ یہ یمن اور یمن کی طرف سے آنے والوں (یعنی ہندوستان اور پاکستان اور ان کے قریبی ممالک) کے لئے میقات ہے۔

۴- قرن المنازل - (اسے سیل بھی کہا جاتا ہے) یہ اہل نجد اور نجد کی طرف سے خشکی یا فضائی راستوں سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

۵- ذات عرق - یہ عراق اور عراق کی جانب سے بری یا فضائی راستوں سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

۶- اگر کسی کا گھر مکہ مکرمہ کے نواح میں ہے' تو وہ جہاں مقیم ہے وہیں سے عمرہ و حج کے لئے احرام باندھ سکتا ہے۔ مگر جس کا گھر مکہ میں ہے وہ مکہ سے باہر جا کر عمرہ کا احرام باندھے۔ مگر حج کے لئے مکہ سے ہی احرام باندھے۔

جو آدمی ان مواقیت سے گزرے اور وہ حج یا عمرہ کرنا نہیں چاہتا پھر

اول : احرام

عزیز حاجی !

آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حج اور عمرہ کا اولین رکن احرام ہے۔لہٰذا ضروری ہے کہ آپ احرام کی جگہ (یعنی میقات)، احرام کا وقت اور احرام باندھنے سے قبل و بعد کے تمام متعلقہ امور اور احرام کے معنی کے بارے میں اچھی طرح معلومات حاصل کرلیں۔

لہٰذا مندرجہ ذیل معلومات ملاحظہ فرمائیں :

۱۔ احرام کی جگہ (میقات) :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے (چند جگہیں) میقات مقرر کئے ہیں اور یہ وہ جگہیں ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے بغیر احرام کے آگے بڑھنا جائز نہیں۔

ان جگہوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ ذو الحلیفہ ۔ آج کل اسے ابیار علی کہا جاتا ہے، یہ مدینہ منورہ کے لوگوں اور مدینہ منورہ کی طرف سے خشکی یا فضائی راستوں سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

عزیز حاجی!

حج و عمرہ کے تمام مناسک ادا کرتے وقت سب سے اہم اخلاص نیت ہے' اسی طرح آپ پر یہ بھی فرض ہے کہ حج و عمرہ کے تمام اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت کے مطابق ادا کریں تاکہ آپ کا عمل درست ہو اور مقبول ہو۔ کیونکہ اخلاص نیت اور سنت نبویہ کی موافقت کے بغیر آپ کی عبادت درست نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ حج اور عمرہ ادا کرنے سے پہلے اس رسالے کے مختصر ارشادات کو غور سے پڑھیں۔ ان شاء اللہ آپ کو اس سے فائدہ پہنچائے گا۔

یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ آپ کے حج اور عمرہ کے اخراجات سب کے سب حلال ہوں کیونکہ حرام مال سے حج مقبول نہیں ہوتا' جیسا کہ جیسے حدیث شریف میں ذکر ہے۔

ونسأل الله – عز وجل – أن يوفق حجاج بيته لأداء مناسكهم على الوجه المشروع، وأن يجزي حكومة خادم الحرمين الشريفين الملك عبد الله بن عبد العزيز وسمو ولي عهده على الجهود العظيمة التي تقوم بها لخدمة ضيوف الرحمن. وتهيئة السبل المعينة لهم على أداء مناسكهم بيسر وسهولة.

ونسأله – سبحانه – أن يخلص النوايا، ويسدد الأقوال والأعمال إنه ولي ذلك والقادر عليه.

مدير الجامعة

﴿ ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ ٱلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ
وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِى ٱلْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ
يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا۟ فَإِنَّ خَيْرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ ۚ وَٱتَّقُونِ
يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ١٩٧ ﴾ سورة البقرة